ایک صالحہ خاتون کی دینی فکر اور ان کو شیخ مقبول احمد سلفی کی چند نصیحتیں

تحریر: شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

اسلامک دعوۃ سنٹر، مسرہ۔طائف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
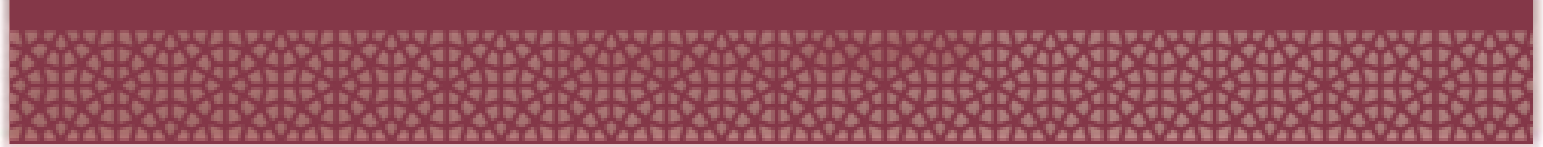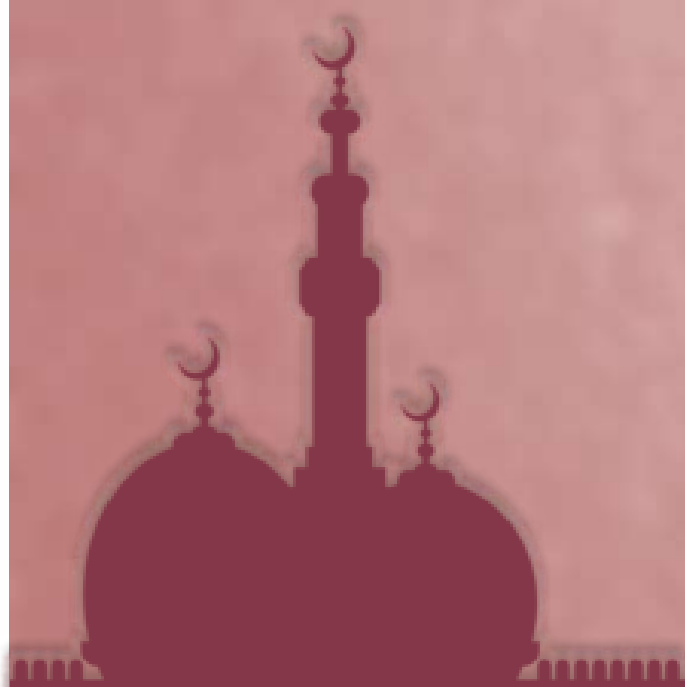
ایک صالحہ خاتون کی دینی فکر اور ان کو شیخ مقبول احمد سلفی کی چند نصیحتیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔

شیخ صاحب مجھے آپ سے ایک اپنا ایک ذاتی سوال پوچھنا ہے جو تھوڑا سا لمبا بھی ہے آپ جب بھی مصروف نہ ہوں تو مجھے تسلی بخش جواب دیجیے گا خواہ آڈیو میں یا ٹیکسٹ میں جیسے آپکو آسان لگے۔

شیخ صاحب!! انسان کیسے ہمیشہ ایمان کی ایک ہی حالت پر رہ سکتا ہے جبکہ ہم جانتے ہیں کہ ایمان کی حالت گھٹتی اور بڑھتی رہتی ہے؟

شیخ صاحب میں جو کچھ بتانے جارہی ہوں اس لئے نہیں کہ میں دکھاوا کرنا چاہ رہی ہوں اللہ تعالی ہم سب کو ریاکاری سے بچائے (آمین) یہ بات اس لئے کہہ رہی ہو کیونکہ شیطان انسان کے دل میں وسوسہ پیدا کرتا ہی رہتا ہے۔

میں پہلے فرائض کے ساتھ نفلی عبادت کا بھی اہتمام کیا کرتی تھی اور قیام اللیل میں بھی انتہائی سکون اور اطمینان کے ساتھ قرآن کی تلاوت کیا کرتی تھی، ہر وقت باوضو رہنا اور ایک ماہ میں ایک قرآن ختم کرنا، سنت موکدہ اور غیر مؤکدہ کا بھی اہتمام کیا کرتی تھی لیکن اب مجھے یہ سب بہت مشکل لگنے لگا ہے۔ یہ سب اللہ کی رحمت سے ہی ممکن ہوا تھا اور بہت دیر تک میری یہی عادت رہی لیکن اب پتہ نہیں کیوں میں یہ سب نہیں کر پا رہی ہوں، فرائض کے علاوہ کوئی نفلی عبادت نہیں کر پاتی اور کبھی کبھی تو فرائض یعنی فرض نماز بھی میرا دل چاہتا ہے کہ

جلدی سے ختم کرلوں سر چکراتا ہے تو بیٹھ کرادا کرنے لگ جاتی ہوں یا قیام کو چھوٹا کردیتی ہوں اور شیخ صاحب میں قرآن کی حافظہ بھی ہوں (الحمدللہ) لیکن قرآن پر بھی مکمل توجہ نہیں دے پارہی، مجھے یہ خوف لاحق ہے کہ اگر میری یہی کیفیت رہی تو مجھے قرآن بھولنا شروع ہو جائے گا۔

اور سب سے اہم بات یہ کی میری اس تبدیلی پر میرا دل بالکل مطمئن نہیں ہے میرا ضمیر ملامت کرتا رہتا ہے مجھے کہ میں یہ ٹھیک نہیں کررہی، میرا دل کسی نہ کسی خوف کا شکار رہتا ہے۔جب میں رات کو سونے لگتی ہوں، آنکھیں بند کرتی ہوں تو میری آنکھوں کے سامنے جیسے ایک فلم چل رہی ہو جس میں چھوٹے چھوٹے نقصان ہوتے نظر آتے ہیں کبھی یوں لگتا ہے جیسے میں کسی بلندی سے نیچے گررہی ہوں۔ان سب خیالات کیوجہ سے میں رات کو جلدی سو نہیں پاتی اور جب نیند آجاتی تو تہجد رہ جاتی ہے جس کا مجھے بے حد افسوس ہوتا ہے۔

اور سب سے بڑھ کر موت کا خوف بہت زیادہ رہنے لگا ہے مجھے لگتا ہے کہ کسی دم موت آجائے گی تو میں اللہ کو کیا جواب دوں گی۔ میں جانتی ہوں کہ موت کی تیاری تو کرنی چاہیے لیکن شیخ صاحب کیا اتنا موت سے ڈرنا کہ انسان ہر وقت پریشان رہنا شروع ہو جائے کہ ابھی کہ ابھی کچھ ہو جائے گا۔

شیخ صاحب میرا گھریلو ماحول مذہبی ہے شادی شدہ نہیں ہوں، میرے والدین اور میرے بہن بھائی بھی دینی سوچ رکھتے ہیں اور توحید پرست ہیں اور جن لوگوں سے میرا ملنا جلنا ہے وہ بھی دین دار ہیں الحمدللہ،،

مصروفیت فی الحال کھانا پکانا اور صفائی ستھرائی کے علاوہ اور کچھ نہیں اور گھر میں اور میری گھریلو قرآن کی دہرائی کرتی رہتی ہوں اور اس کے علاوہ ہفتہ میں دو دن قرآن کی تفسیر پڑھنے جاتی ہوں اور واٹس ایپ پر کچھ اسلامک گروپس کی نگراں ہوں۔

شیخ صاحب آپ مجھے کیا نصیحت کریں گے کہ میں اس پر عمل کرکے اس کیفیت سے باہر نکل آؤں اور مستقل مزاجی کے ساتھ تمام فرائض اور نوافل ادا کرسکوں۔ معذرت چاہتی ہوں کہ میرا سوال زیادہ لمبا ہی ہو گیا میں آپ کے جواب کی منتظر رہوں گی۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فرح یحی :تاریخ:26/ 9/ 2918

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابھی ابھی آفس سے اپنی رہائش پہ آیا، عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد سب سے پہلے آپ کے میسیج کا دوبارہ مطالعہ کیا، حالات کے متعلق غور وفکر کیا۔ آپ کا دینی وعلمی پس منظر مجھے بیحد پیارا لگا۔ آپ حافظہ قرآن ہیں، بڑی سعادت کی بات ہے۔ ایک عورت کے لئے حافظہ قرآن ہونا اتنی بڑی زینت ہے کہ وہ زینت سونے چاندی کے زیورات سے بھی میسر نہیں ہوگی۔ الحمدللہ علی ہذہ النعمۃ العظیمۃ

بلاشبہ ایمان گھٹتا اور بڑھتا ہے، ایک جگہ کبھی بھی منجمد نہیں رہتا، علماء نے آیات قرآنیہ اور احادیث طیبہ سے معنی اخذ کیا ہے کہ طاعات سے ایمان میں زیادتی ہوتی ہے اور عصیاں سے کمی واقع ہوتی ہے۔ الحمدللہ آپ کی اپنی زندگی بیحد اچھی رہی ہے، تلاوت قرآن، نمازوں کی پابندی، قیام اللیل، دینی مشاغل، گھر کا دینی ماحول،، یہ سب چیزیں انسان کے ایمان کو بہت حد تک گھٹنے سے بچاتی ہیں بلکہ اس کی حفاظت کرتی ہیں اور یہ زیادتی ایمان کے اسباب ہیں۔

اصل میں کبھی کبھی ہوتا یہ ہے کہ داخلی ماحول ہمارا بہتر ہے مگر زمانہ تو فتنے کا ہے، خارجی ماحول بہتر نہیں ہے۔ تو خارجی ماحول کا کبھی کبھی انسان پر برا اثر پڑ جاتا ہے اسی وجہ سے ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالی سے اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے بتوں کی عبادت سے پناہ مانگنے کی دعا کی تھی۔ کس قدر سوچنے کا مقام ہے کہ اللہ کے جلیل القدر بلکہ اولوالعزم پیغمبر بتوں کی عبادت سے اللہ کی پناہ طلب کررہے ہیں، وجہ یہی تھی کہ ماحول ومعاشرہ بتوں کی عبادت والا تھا۔

اس وجہ سے انسان کو ہمیشہ اللہ تعالی سے صراط مستقیم پر گامزن رہنے، عمل صالح انجام دینے، فتنہ وفساد سے بچنے اور ایمان ویقین پر ثابت قدم رہنے کی توفیق ودعا کرتے رہنا چاہئے۔ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ نبی ﷺ نے بڑے بڑے نازک موڑ پہ رب سے دعائیں کی ہیں مثلا جنگ بدر کے موقع پر مسلمان کی تعداد کم تھی اگر مسلمان ہار جاتے تو اسلام کو بڑا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے اس قدر اسلام اور مسلمانوں کے لئے سخت خطرہ تھا آپ ﷺ نے رب العالمین سے دعائیں کیں اور اللہ تعالی دعا کو شرف قبولیت سے نواز کر مسلمانوں کو فتح نصیب فرمائی۔

دعا کے علاوہ اپنے ماحول کو بہتر سے بہتر بنائیں، اپنے داخلی ماحول کو خارجی ماحول سے متاثر نہ ہونے دیں، اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ گندے ماحول میں جایا ہی نہ کریں، گندے لوگوں سے ملنا یا انہیں گھر بلانا چھوڑ دیں۔ ویسے یہ آج کے وقت میں بہت مشکل کام ہے مگر ایمان وعمل کی حفاظت کے لئے مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہم بڑے آزمائش کے دور میں جی رہے ہیں، آزمائش میں کامیابی قربانی کا مطالبہ کرتی ہے۔

ایک طریقہ دعا کا اختیار کیا جائے جس میں اپنی پریشانیوں سے نجات مانگی ہے اور ساتھ ہی عملی طور پر ماحول کے برے اثرات پیدا کرنے والے امور سے بچا جائے۔ اس میں یہ بات بھی داخل ہے کہ اپنی صحبت اچھی بنائیں۔ جیسے ماحول کا اثر ہوتا ہے ویسے ہی صحبت کا بھی اثر ہوتا ہے۔ صحابہ کرام مجلس بنا کر بیٹھا کرتے اور اللہ کے ذکر سے ایمان میں زیادتی پیدا کرتے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ صحابہ سے فرماتے ہیں: "اجلسوا بنا نؤمن ساعةً، يعني نذكر الله تعالى"

ترجمہ: ہمارے پاس بیٹھو تا کہ ہم کچھ ساعت ایمان تازہ کریں یعنی اللہ تعالی کا ذکر کریں۔

(اسے شیخ البانی نے شیخین کی شرط پر کہا ہے۔ (الا یمان لابن ابی شیبہ: 105

اس سے دو بات معلوم ہوئیں، ایک تو یہ کہ نیکوکاروں کی صحبت اختیار کرنی چاہئے، اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کو وعظ و نصیحت ہو جاتی ہے، ایک کی نیکی دوسرے کو متاثر کرتی ہے اور ایک کی برائی پہ دوسرے کو ٹوکنے کا موقع ملتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں کثرت سے ذکر الہی کرنا چاہئے، اللہ کا ذکر زبان کی حفاظت، دل کی پاکیزگی، ایمان میں زیادتی اور قلبی سکون کا باعث ہے۔

آپ نے ایک مسئلہ یہ بھی بیان کیا کہ عبادت تو کرتی ہیں مگر اب پہلے جیسے دل نہیں لگتا ہے، یہ ایک اہم معاملہ ہے ۔اس پر توجہ اور فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ میری نظر میں عبادت میں دل نہ لگنے میں تین اہم اسباب ہو سکتے ہیں ۔

ایک سبب تو ماحول ہو سکتا ہے خواہ داخلی ہو یا خارجی، چونکہ داخلی ماحول اچھا ہے تو خارجی ماحول کا کہیں نہ کہیں سے اثر پیدا ہو رہا ہو گا، اسے محسوس کر کے ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ اوپر بھی یہ بات ذکر کی گئی ہے۔
دوسرا سبب شیطان ہو سکتا ہے کیونکہ یہ انسان کے ساتھ ہمہ وقت لگا رہتا ہے، وہ بھلا کب چاہے گا کہ کوئی اللہ کی عبادت کرے، اس لئے دلوں میں وسوسہ ڈالنا، برائی کا خیال پیدا کرنا، عبادت سے بھٹکانا رات ودن اس کا کام ہے ۔ایک صحابی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز میں وسوسہ پیدا ہونے کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز سے قبل خنزب شیطان (نماز میں وسوسہ ڈالنے والا) سے اللہ کی پناہ مانگنے کی نصیحت کی۔
اس لئے شیطان کے شر سے پناہ مانگی جائے، ذکر الہی اور فرائض و نوافل کے ذریعہ اسے مایوس کیا جائے اور اپنے اوپر غالب ہونے سے روکا جائے۔

تیسرا سبب دنیاوی کوئی شدید فکر یا حاجت در پیش ہو سکتی ہے جس کا خیال ذہن و دل پر اثر انداز کر گیا ہو، ہر وقت وہ خیال آتا ہو، نماز میں، سونے میں، بیٹھے بیٹھے یا جلوت و خلوت میں ہمیشہ۔اس پریشانی سے جب تک چھٹکارا نہ مل جائے عبادت میں خشوع و خضوع محال ہو جاتی ہے بلکہ کسی کام میں دل نہیں لگتا ہے۔اس وجہ سے اپنی اس حاجت کو پورا کرنے کی کوشش کریں جس کی فکر کھائے جا رہی ہے مثلاً شادی کی رکاوٹ، گھریلو پریشانی، قرض، یا دنیاوی کوئی مقصد ہو جو جائز ہو تو اسے پورا کر لیں پھر سوچ و فکر دور ہو جائے گی، کام میں من لگے گا اور پھر سے عبادت میں لذت محسوس ہو گی۔

اللہ تعالی نے آپ کو حافظہ قرآن بنایا ہے،اس کی برکت نہ صرف آپ تک محدود ہو گی بلکہ پورے گھر والوں کے لئے ہو گی اور اس برکت سے گھر کے باہر کی عورتوں کو بھی فیض پہنچا سکتی ہیں۔جس کے پاس قرآن ہے اس کے پاس مکمل کامیابی ہے۔آپ اپنے حفظ کو پکا رکھنے کے لئے صبح و شام تلاوت کیا کریں اور اپنا ایک روٹین بنائیں اس کے حساب سے قرآن کو ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھا کریں۔جو پڑھیں اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے اور دوسروں کو اس کی ترغیب دینے کی نیت سے پڑھیں۔آپ کے واسطے ماشاءاللہ تلاوت کے لئے تو کوئی دقت نہیں ہو گی، کھانا بناتے وقت، کام کرتے وقت اور سوتے وقت جب چاہیں آپ علی الترتیب زبانی قرآن پڑھا کریں۔اس سے بہتر کار خیر اور کیا ہو گا؟ گھر میں ممکن ہو تو قرآن کی چند آیات کی تلاوت مع ترجمہ و تفسیر گھر والوں کو بھی سنائیں خواہ ہفتہ یا دو ہفتہ میں ہو، یا اپنی ہمجولیوں کے درمیان ایک قرآنی پروگرام رکھا کریں۔اس سے آپ کے اندر دین کا شوق مزید بڑھے گا، عبادت کی بے رغبتی ختم ہو گی، خیالات و وساوس ختم یا کم ضرور ہوں گے اور عمل کی طرف پیش قدمی کا بہتر جذبہ پیدا ہو گا۔اس نیکی کی برکت سے دل کی بے چینی، بے خوابی، برے خواب اور گھبراہٹ سب رفتہ رفتہ دور ہوتے چلے جائیں گے۔

صبح و شام کے اذکار اور فرض نمازوں کے بعد کے اذکار تو بالکل نہ چھوڑیں،اس کے بے شمار فوائد اپنی آنکھوں سے

نظر آئیں گے اور اگر آپ سوشل میڈیا پہ زیادہ وقت صرف کرتی ہیں تو اس عادت کو چھوڑ دیں، یہ عادت واجبات وفرائض میں مخل اور وقت کے ضیاع کے ساتھ بہت سارے کاموں پر غفلت کا اثر چھوڑتی ہے۔ محض ایک آدھ گھنٹے ہی استعمال کیا کریں وہ بھی صرف اور صرف دینی نقطہ نظر سے۔اس کا وقت بھی متعین کر لیں کہ مجھے صرف فلاں وقت میں ہی چند منٹوں کے لئے سوشل میڈیا کا استعمال کرنا ہے۔اگر زیادہ وقت دیں گی تو ہمیشہ اسی طرف دھیان رہے گا اور کام کاج میں حتی کہ عبادت میں مخل ثابت ہو گا۔

آخر میں نبی کریم ﷺ کی بہت ہی قیمتی نصیحت بیان کرتا ہوں، اگر اس پہ ہم چلنے لگیں تو زندگی میں خوشیاں ہی خوشیاں رہیں گی، غم سے نجات ملے گی، بیماریوں کا مداوا ہو گا، قربت الہی نصیب ہو گی، اللہ تعالی کے یہاں بھی عزت ملے گی اور لوگوں میں بھی ہماری تکریم ہو گی۔ فرمان نبوی ہے :

(اتَّقِ اللہِ حیثُ ما کنتَ، وأتبعِ السَّیِّئۃَ الحسنۃَ تمحُھا، وخالقِ النَّاسَ بخلقٍ حسنٍ(صحیح الترمذي:1987

ترجمہ: تو جہاں کہیں بھی رہو اللہ تعالی سے ڈرتے رہو، برائی کے بعد نیکی کر لیا کرو، نیکی برائی کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

اس حدیث پاک میں نبی ﷺ نے لوگوں کو تین باتوں کی نصیحت فرمائی ہے۔

پہلی بات اللہ سے ڈرنے کی نصیحت فرمائی، یہ خوف الہی کل کائنات ہے۔ جس کو جلوت وخلوت میں اللہ کا ڈر نصیب ہو گیا اس کی دنیا اور آخرت سنور گئی۔ خوف الہی ہی تقوی ہے جو انسان کو رب کی بندگی اور عمل صالح پر ابھارتا ہے، برائی سے بھی روکتا ہے۔اپنے اعمال کا جائزہ لیں، حقوق وفرائض میں جہاں کوتاہی ہوئی اس کی تلافی توبہ سے کریں اگر اللہ سے متعلق ہیں اور تصفیہ سے کریں اگر بندوں سے متعلق ہیں۔

دوسری بات برائی کرنے کے بعد نیکی کرنے کی ترغیب دی۔ بنی آدم خطا کا پتلا ہے، جب جب ہم سے غلطی ہو جائے، اس پہ شرمندہ ہوں، رب کی طرف التفات کریں، اس سے معافی طلب کریں اور برائی کے بدلے ایک اچھائی کر لیں، وہ اچھائی ہماری برائی کو ختم کر ڈالے گی۔

تیسری بات انسانوں سے اچھے برتاؤں کی تعلیم دی۔ہم جس سماج میں رہتے ہیں سب ایک دوسرے کا احترام کریں،اپنی ذات سے کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں،کسی کا دل دکھا کر آپ بھی کبھی خوش نہیں رہ سکتے۔مظلوم کی آہ ظالم کی خوشیاں تباہ کردیتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سب کے ساتھ اخلاق ومحبت سے پیش آنے کی نصیحت فرمائی۔

یہ تینوں باتیں اپنے لئے عملی زیور بنالیں،اس زیور سے اپنے روحانی حسن وجمال کو نکھاریں،جب آپ کا باطن پاکیزہ ہوگا تو ظاہر پر بھی اس کی پاکیزگی کا اثر پڑے گا۔

اللہ تعالی سے آپ کے لئے دعا گو ہوں کہ وہ آپ کو جلوت وخلوت میں تقوی اختیار کرنے کی توفیق دے،ایمان کو کمزور کرنے والے اعمال سے بچائے،عبادت میں خشوع وخضوع پیدا کردے،تسلسل کے ساتھ عمل صالح کی توفیق دے،حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی توفیق دے،بندوں کے ساتھ حسن اخلاق کا مظاہرہ کرنے کی سعادت بخشے۔دلوں کو طہارت،نظر کو پاکیزگی اور جسم وروح کو قوت ایمانی اور حرارت اسلامی سے نواز دے۔ آپ کو پہلے سے بہتر اپنی بندگی اور اپناذکر کرنا نصیب کرے،جب تک باحیات رکھے ایمان وعمل پر رکھے اور خاتمہ الخیر نصیب فرمائے۔آمین

****

نوٹ:اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزید دینی مسائل،جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں۔

29 October 2020